سچ یہ ہے کہ سچا وہ مسلماں نہیں ہوتا

عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی

جو دل غم سے گریزاں نہیں ہوتا
اللہ کی الفت کے وہ شایاں نہیں ہوتا

یہ راہِ محبت ہے رہ وادیٔ پُرخار
اس راہ میں چلنا کوئی آساں نہیں ہوتا

کس منہ سے وہ آسائشِ عقبیٰ کا ہے طالب
دنیا میں جو اس کے لیے کوشاں نہیں ہوتا

جو نامۂ اعمال کی صورت سے ہے واقف
وہ اپنے عمل پر کبھی نازاں نہیں ہوتا

خوشنودیٔ خالق کے لیے جس کا عمل ہو
مخلوق سے وہ اجر کا خواہاں نہیں ہوتا

انساں کو بھی مسجود بنا لیتا ہے انسان
توحیدِ خدا کا جسے عرفاں نہیں ہوتا

اللہ کی رحمت پہ نظر رہتی ہے جس کی
انسان سے وہ طالبِ احساں نہیں ہوتا

تہذیبِ فرنگی سے جو رکھتا ہے محبت
سچ یہ ہے کہ سچا وہ مسلماں نہیں ہوتا

انساں کسی انسان کے جو دکھ میں نہیں شامل
انساں کسی صورت میں وہ انساں نہیں ہوتا

بے سود ہے اقرار گناہوں کا زباں سے
جب تک تو تہہِ دل سے پشیماں نہیں ہوتا

ہیں سامنے جس کے وہ منزل کے تقاضے
عاجزؔ وہ کبھی بے سر و ساماں نہیں ہوتا

(جامِ طہور)